

کر سکتا اور اس سے کوئی امید بر نہیں آ سکتی، اسی کی تمنا کی جا رہی ہے اور اسی سے لطف و نوازش کی امید رکھتی جا رہی ہے۔

۴۔ لغات : واما ندگی : بیچارگی، بے بسی، مجبوری۔

شرح :- اے دل کی حسرت! میری بیچارگی اور مجبوری کا عذر قبول کرے میں آہ و فغاں کے لیے تیار تھا مگر جگر کا خیال آ گیا کہ وہ تو ایک ہی آہ میں پھٹ جائے گا۔

واما ندگی کا نقشہ چند ہی لفظوں میں کس درجہ نادر طریقے پر کھینچ دیا کہ ایک طرف دل کی حسرت آہ و فغاں کا تقاضا کر رہی ہے اور اس کے بغیر وہ پوری نہیں ہو سکتی، دوسری طرف جگر کا معاملہ سامنے ہے کہ وہ آہ و فغاں برداشت نہیں کر سکتا۔

۵۔ شرح : زندگی تیری گزر گاہ کی یاد کے بغیر بھی بسر ہو ہی جاتی، لیکن اس یاد نے مجھے انتہائی رنج و الم کا تختہ مشق بنا دیا۔ سوچتا ہوں کہ یہ یاد میرے دل میں کیوں تازہ ہوئی ؟

شعر میں گزر جانے کا مفہوم ”مر جانا“ نہیں، جیسا کہ بعض شارحین نے سمجھا ”بسر ہو جانا“ ہے۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ گزر گاہ محبوب کی یاد کیوں تکلیف و اذیت کا باعث بنی ہے حسرت کے نزدیک رہ گزر یاد آنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ عاشق گھر چھوڑ کر دیدار کے شوق میں گزر گاہ پر جا بیٹھا کہ گھر میں بھی بہر حال انتظار ہی انتظار ہے یہی انتظار گزر گاہ پر کرے گا۔ مولوی عبدالعلی والہ کا خیال ہے کہ عاشق کی زندگی کے کچھ دن محبوب کی گزر گاہ پر بسر ہوئے تھے، وہ دور یاد آ گیا، جس کی وجہ سے زندگی کا گزر نادشوار ہو گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ گزر گاہ محبوب کی یاد تازہ ہونا اس وجہ سے ناقابل برداشت ہو گیا کہ وہ گزر گاہ رقیب کے گھر کو جاتی تھی۔ یا رقیب کا گھر اس گزر گاہ پر تھا۔ عاشق سب کچھ برداشت کر سکتا ہے، مگر رقیب پر محبوب کا خفیف سا بھی التفات برداشت نہیں کر سکتا، گزر گاہ یاد آنے کے خلاف فریاد کا اصل سبب یہی معلوم ہوتا ہے۔